22905 ـ سودى قرض سے تعمير كرده مكان سے نفع حاصل كرنا

سوال

تين برس قبل فتوى سننے كے بعد ہم نے ايك گھر خريدا، اور اب گھر كى قيمت كى ادائيگى سے فارغ ہو چكے ہيں، كيونكہ ہم بہت زيادہ رقم پيشگى دے چكے تھے، تو كيا ہمارے ليے اس گھر ميں رہائش ركھنا جائز ہے؟
اور كيا ہم اسے كرايہ پر دے سكتے ہيں؟ اور كيا ہمارے ليے اسے كام كرنے كى جگہ كے طور پر استعمال كرنا ممكن ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

اس سودى قرض پر آپ كو اللہ تعالى كى جانب توبہ و استغفار كرنى واجب ہے، كيونكہ سود اكبر الكبائر يعنى سب سے بڑا گناہ ہے.

ارشاد بارى تعالى ہے:

اے ايمان والو! اللہ تعالى كا ڈر اختيار كرو اور جو سود باقى بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پكے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو پھر اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كى طرف سے اعلان جنگ ہے اور اگر تم توبہ كر لو تو تمہارے ليے تمہارے اصل مال ہيں، نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائے گاالبقرة (278 ـ 279).

حافظ ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس كى تفسير ميں كہتے ہيں:

" اور يہ شديد قسم كى وعيد ہے، اور جو كوئى اس ڈراوے اور وعيد كے بعد بھى سودى لين دين كرے اس كے ليے لازمى وعيد ہے، ابن جريج رحمہ اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہ نے كہا: فاذنوا بحرب يعنى اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى جانب سے جنگ كا يقين كرلو، ...

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ: قيامت كے روز سود خور سے كہا جائے گا جنگ

کے لیے اپنا اسلحہ پکڑ لو، اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے
البقرۃ (279) اھـ

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (2 / 657).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے اور اسے لکھنے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور کہا کہ وہ سب برابر ہیں. صحیح مسلم حدیث نمبر (1598) .

آکل الربا: سود لینے والا ہے.

و موکلہ: اور سود دینے والا.

اور اس گھر میں رہنے کے متعلق یہ ہے کہ اگر آپ نے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرلی ہے تو پھر اس میں رہائش اختیار کرنے یا اسے کرایہ پر دینے یا اس میں کوئی کام کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے سودی قرض حاصل کر کے گھر تعمیر کیا، تو کیا اسے وہ گھر منہدم کر دے یا کیا کرے؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

جب واقعتا ایسا ہی ہو جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے، تو اس کیفیت میں آپ کا حاصل کردہ قرض سود ہونے کی بنا پر حرام ہے، لہذا آپ کو اس فعل پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آپ سے جو کچھ سرزد ہوا اس پر ندامت اور آئندہ اس کی طرف نہ پلٹنے کا عزم ہونا ضروری ہے.

اور جو گھر آپ نے تعمیر کیا ہے اسے آپ منہدم نہ کریں، بلکہ اس میں رہائش وغیرہ کر کے نفع اٹھا سکتے ہیں، ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کی اس کوتاہی کو معاف کردے گا.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 411).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہماری توبہ قبول فرمائے اور ہمیں ان اعمال کی توفیق دے جو اسے پسند ہیں اور جن سے راضی ہوتا ہے.

والله اعلم .